72831-دوران ڈرائیونگ موبائل فون پربات کرنے کے چالان سے بچنے کے لیے ٹریفک پولس کورشوت دینے کا حکم

سوال

ہمارے ملک میں قانون ہے کہ اگر دوران ڈرائیونگ موبائل فون پر بات چیت کی جائے تو ٹریفک پولیس پانچ سو دینار جرمانہ کرتی ہے، توکیا اگراتنی رقم ہو یا نہ ہو توکیا اس جرمانہ سے بچنے کے لیے رشوت دی جاسکتی ہے، یہ علم میں رہے کہ اگراتنی رقم پاس نہ ہو توجیل جانا پڑتا ہے، مجھے کیا کرنا چاہیے ؟

پسندیدہ جواب

شریعت ربانیہ ایسے قانون لائی ہے جوانسان کی ضروریات خمس یعنی دین، عقل اورمال وعزت، اورجان کی حفاظت کرتے ہیں، اوراس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ ٹریفک قانون کے اصول وضوابط کا التزام اوراحترام کرنا جان ومال کی حفاظت میں ممدومعاون ثابت ہوتا ہے.

اس بنا پر شریعت اسلامیہ مسلمانوں کا ان قوانین اوراصول وضوابط پرالتزام کرنے کا پابند کرتی ہے، اورخاص کروہ اصول وضوبط جوشریعت اسلامیہ سے متصادم ومخالف نہیں، بلکہ صرف لوگوں کی جان ومال اوران کی امتلاک محفوظ رکھنے کے لیے ہیں.

اورپھران ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی کا نقصان اورضررصرف اکیلے ڈرائیورکوہی نہیں ہوتا بلکہ یہ توتجاوزکرکے اس کے علاوہ دوسرے لوگوں کوبھی نقصان دیتا ہے، سڑکوں پر ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی کے نتیجہ میں جوحادثات ہوتے ہیں ان میں کئی ایک فریق کونقصان ہوتا ہے، اوریہ چیز خلاف ورزی کرنے والے کے ذمہ میں کئی ایک احکام لاگوہوتے ہیں مثلا دیت، اورروزے، اورنقصان کا معاوضہ وغیرہ.

اوران اصول وضوابط کی خلاف ورزی کرنے والے کے لیے جرمانہ کی ادائیگی شرعا جائزہے، اسحاق بن راہویہ، اورابوحنیفہ رحمہ اللہ کے ساتھی ابویوسف، اورمالکیہ میں سے ابن فرحون، اورشیخ الاسلام ابن تیمیہ اورابن قیم رحمہم اللہ کا قول یہی ہے.

بلکہ ابن قیم رحمہ اللہ نے تواپنی کتاب "الطرق الحکمیۃ" میں مالی تعزیر کے جوازپربہت سارے دلائل بیان کیے ہیں، اوراس میں شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی کلام نقل کی ہے، اوراسے منسوخ قراردینے والے کا رد بھی کیا ہے.

اورسنن ابوداود کی تھذیب کے حاشیہ پرلکھا ہے :

"اورشرعی مالی سزاؤں کے ثبوت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی ایک احادیث ثابت ہیں، نہ توکسی دلیل اورنہ ہی ان کے بعد خلفاء راشدین کے عمل سے اس کا منسوخ ہونا ثابت ہے" انتہی.

دیکھیں : حاشیۃ علی تھذیب سنن ابوداود (319/4).

اوریہ جرمانہ معقول قسم کا ہونا چاہیے کہ اس سے مقصود مصلحت پوری ہوسکے، اوروہ مصلحت یہ ہے کہ لوگوں اس خلاف ورزی سے روکا جاسکے، اورخلاف ورزی کے اعتبارسے جرمانہ زیادہ ہونے میں بھی کوئی حرج نہیں تاکہ اس کا جان اوردوسروں پرکوئی اثربھی ہو.

اس مسئلہ کی مزید تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (21900) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ دوران ڈرائیونگ موبائل فون کا استعمال کرنے سے حادثات کا باعث بنتا ہے، جس کی نتیجہ میں مال تلف ہونے کے علاوہ جانیں بھی تلف ہوتی ہیں.

پوری دنیا میں اس وقت دانشور حضرات یہ آواز اٹھا رہے ہیں کہ دوران ڈرائیونگ موبائل فون استعمال کرنے سے منع کرنے کے لیے بہت شدید قسم کی سزا کا ہونا بہت ضروری ہے، اور برطانیا میں کئی بار سروے سے یہ بات سامنے آچکی ہے کہ شراب نوشی کی حالت میں گاڑی ڈرائیو کرنے اور گاڑی پر کنٹرول کرنے سے بھی زیادہ موبائل فون استعمال کرنے کا ڈرائیونگ پر منفی اثر پڑتا ہے!

ان سروے سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ جو ڈرائیور دوران ڈرائیونگ موبائل فون کا استعمال کرتا ہے اس کا گاڑی پر کنٹرول نشہ کی حالت میں گاڑی چلانے والے ڈرائیور سے بھی تیس فیصد کم ہوتا ہے!!

لیکن اگر اس کا موازنہ عام شخص کے ساتھ کیا جائے تو پھر اس کا کم از کم تناسب پچاس فیصد ہوتا ہے!

بلکہ بعض ماہرین کا کہنا ہے کہ:

دوران ڈرائیونگ موبائل فون کا استعمال چاہے وہ ہیڈ فون کے استعمال کے ذریعہ ہی ہو اس سے حادثات کا چار سو فیصد احتمال بڑھ جاتا ہے!

اس کی تفصیل دیکھنے کے لیے آپ بروز بدھ کا اخبار "الوطن" اور القطریۃ الموافق (2005/7/20 میلادی) کا مطالعہ کریں.

خلاصہ یہ ہوا کہ:

دوران ڈرائیونگ موبائل فون کا استعمال کرنا حادثات کا رئیسی اور بنیادی سبب ہے، اس کی خلاف ورزی کے نتیجہ میں سزا ہونی چاہیے چاہے وہ مالی شکل میں ہو، یا پھر اتنی قید ہو جو اس سے بری کر سکے، اس بنا آپ کے لیے ٹریفک پولیس کے اہلکار کو اس سزا سے بچنے کے لیے رشوت دینی جائز نہیں، کیونکہ آپ نے خود کو تباہی کی اور حد سے تجاوز کرتے ہوئے قانون توڑا ہے.

لیکن اگر پولیس اہلکار ظالم ہو کہ اس نے آپ کے خلاف ایسا دعوی اور الزام عائد کیا جس کے آپ مرتکب ہی نہیں ہوئے تو پھر اس حالت میں اگر آپ اس کے ظلم سے رشوت دیے بغیر چھٹکارا حاصل نہیں کر سکتے تو رشوت دینے میں کوئی حرج نہیں.

اس کا بیان آپ سوال نمبر (72268) کے جواب میں دیکھ سکتے ہیں.

واللہ اعلم.